۳۲

آپس میں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ محبت رکھو

(فرمودہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۲۹ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں وقت سے دیر کر کے اس لئے آیا ہوں کہ مجھے بٹالہ سے جماعت کے بعض دوستوں نے تار دیا تھا کہ گاڑی لیٹ ہوگئی ہے ہمارا کسی قدر انتظار کیا جائے میں اس انتظار کے بعد اس فکر میں پڑ گیا کہ اول تو جلسہ کی وجہ سے ہی ضرورت تھی کہ نہایت مختصر خطبہ پڑھا جائے اور اب تو اس انتظار کی وجہ سے اور بھی اختصار ضروری ہوگیا ہے پھر میں خطبہ میں کہوں کیا؟

جب یہ خیال میرے دل میں آیا تو ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ یہی انتظار ہمارے لئے نصیحت کا موجب ہوسکتا ہے پھر کیوں نہ اسی سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ جمعہ کی نماز ایک الٰہی فرض ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق حکم ہے کہ جب اذان کہی جائے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہو[1] مگر باوجود اس حکم کے ہم نے بعض ایسے دوستوں کی دلدہی کے لئے جن کا جمعہ میں شامل ہو جانا یقینی نہ تھا اس فرض کی ادائیگی میں تأخیر کی اگرچہ یہ تأخیر اور تعویق خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہیں بلکہ مطابق ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ہر نماز کے لئے دو اوقات ہیں ایک ابتدائی اور ایک انتہائی۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات کیا ہیں آپ نے فرمایا یہاں ٹھہرو اور اس کے سامنے پانچ نمازیں آپ نے ابتدائی اوقات میں ادا کیں اور فرمایا یہ تو ابتدائی اوقات ہیں پھر دوسرے دن پانچ انتہائی اوقات میں ادا کیں اور فرمایا

یہ انتہائی ہیں۔[۲] اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی حکمتوں کے ماتحت کہ انسان اپنے اندازوں میں غلطی کر سکتا ہے' اس کے راستے میں روکیں ہوسکتی ہیں نماز کے ایسے اوقات مقرر کر دیئے۔ بعض نمازوں کا وقت چار پانچ گھنٹے تک رہتا ہے مثلاً عشاء کی نماز کا وقت مغرب کے ایک گھنٹہ بعد سے شروع ہو کر رات کے بارہ بجے تک رہتا ہے پھر ظہر میں تین گھنٹہ کا وقت ہے یعنی نہایت خفیف سے زوال سے شروع ہو کر قریباً دو سائے ڈھلنے تک رہتا ہے تو ان اوقات میں اجازت ہے کہ نماز ادا کر لی جائے۔ گویا خدا تعالیٰ نے ایک نہایت اہم فرض میں بھی رعایت رکھ دی ہے جس سے مجبوری کی حالت میں فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ جب خدا تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض بھی بندوں کے لحاظ سے آگے پیچھے ہو سکتے ہیں تو بندوں کو خیال کرنا چاہئے کہ وہ اپنے حقوق کی ادائیگی کے لئے کیوں سخت گیر بنیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرض کی ادائیگی میں ڈھیل دی ہے اگرچہ بعض حدیں قائم کی ہیں لیکن درمیان میں کافی وقفہ دیا ہے کہ جس وقت چاہو ادا کرلو۔ سردیوں میں عشاء کی نماز کے لئے قریباً ساڑھے پانچ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے تو پھر انسان کو سوچنا چاہئے کہ آپس میں معاملات کرتے وقت خیال رکھیں کہ دوسروں کے احساسات کو بلا وجہ ٹھیس نہ لگے۔ جس طرح نماز جمعہ ایک ظاہری اجتماع ہے اسی طرح انبیاء کی بعثت سے ایک باطنی اجتماع ہوتا ہے بعض اجتماع انسان کی اپنی مرضی سے ہوتے ہیں جیسے شادی ہے یا دوستوں کا انتخاب ہے انسان سوچ لیتا ہے کہ میں کس قسم کی عورت سے شادی کروں یا کس قسم کے لوگوں کو دوستی کے لئے منتخب کروں۔ اسی طرح محلّہ داروں کے متعلق انسان سوچ لیتا ہے کہ مجھے کن لوگوں میں رہنا چاہئے لیکن نبی کے ذریعہ اجتماع ایسا اجتماع ہوتا ہے جس میں شمولیت انسان کی مرضی کی بات نہیں یہ اجتماع نہایت ہی نازک ہوتا ہے اس میں بندے کی مرضی کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ خدا کی اپنی مرضی سے ہی یہ قائم ہوتا ہے اس لئے اس میں مختلف طبائع کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے شادی کے معاملہ میں میاں بیوی ایک دوسرے کی طبائع یا ایک دوسرے کے رشتہ داروں کی طبائع کا کچھ نہ کچھ اندازہ کر لیتے ہیں اسی طرح دوستی پیدا کرتے وقت بھی طبائع کا پوری طرح خیال کر لیا جاتا ہے لیکن انبیاء کی جماعت میں چونکہ رنگا رنگ کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے اس میں طبائع کا ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور جب تک انسان یہ نہ سمجھ لے کہ یہ دوستی اللہ تعالیٰ نے کرائی ہے اسے قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس دوستی میں کسی کی مرضی کا دخل نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی زبردست خواہش تھی کہ ابوطالب ایمان لے آئیں مگر یہ خواہش پوری نہ ہوئی اور ابوطالب یہ الفاظ کہتے ہوئے ہی مرگئے کہ اگر میں ایمان لے آیا تو لوگ کہیں گے ڈر گیا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ابوجہل اشدّ ترین معاند تھا اس کا بیٹا عکرمہ جو ہر لڑائی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت مقابلہ کرتا تھا اسلام میں داخل ہوا اور خدمتِ اسلام میں ہی اس نے جان دے دی۔ تو دیکھو ایک طرف تو وہ شخص ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر تعلق تھا کہ آپ نے انتہائی کوشش کی کہ وہ ایمان لے آئے لیکن وہ ایمان نہ لایا اور دوسری طرف ایسا اشدّ ترین دشمن ہے جس کے متعلق جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رؤیا دیکھا کہ ایک انگور کا خوشہ ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کے لئے ہے؟ اور جب بتایا گیا کہ ابوجہل کے لئے ہے[۳] تو آپ گھبرا گئے اور فرمایا کیا ابوجہل میرے ساتھ ہوگا؟ یہ رؤیا عکرمہ کے مسلمان ہو جانے سے پورا ہوا۔ کیونکہ بعض اوقات رؤیا میں باپ سے مراد بیٹا بھی لیا جاتا ہے پس ایسے مخالف کے بیٹے کا خدمتِ اسلام میں اس طرح جان دینا کہ سر سے پَیر تک تمام جسم زخموں سے چُور تھا اور اِدھر ایسے شخص کا جس نے آپ کی مدد کرنے کے لئے خطرناک مصائب برداشت کئے محروم رہنا بتاتا ہے کہ اس انتخاب میں بندے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ پس اپنی مرضی کے خلاف چلتے ہوئے دوستوں کے متعلق زیادہ ضروری ہے کہ احتیاط سے کام لیا جائے تا کہ کسی قسم کا فساد پیدا نہ ہو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا یہی ہے اور اُس نے ہی ہمیں ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اس لئے اس کی مرضی کے خلاف چلنے کی کوشش کرنا کبھی بھی موجبِ فلاح نہیں ہوسکتا۔ بہت سے نادان جماعت میں اس لئے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کے کسی رشتہ دار سے کسی احمدی کا کوئی جھگڑا ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگرچہ وہ اُن کا بھائی ہے۔ لیکن احمدی کو خدا تعالیٰ نے ان کا بھائی بنایا ہے اور خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے بھائی پر ماں باپ یا رشتہ کے بھائی کو مقدّم کرنا ایسی نامعقول بات ہے جسے ایک مؤمن ایک منٹ کے لئے بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ پس اپنے معاملات اور سلوک میں ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے فضل نے ہمیں آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے اس لئے آپس میں اس قدر محبت رکھنی چاہئے کہ سب کے دل میں اسی طرح جمع ہوں جس طرح ظاہری طور پر تمام جمعہ کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے قلوب صاف ہوں اور ہمارے دل ان لوگوں کی محبت سے بھرپور ہوں جن کو خدا تعالیٰ نے

ہمارا بھائی بنایا۔ آمین

(الفضل ۳۔ جنوری ۱۹۳۰ء)

۱؎ الجمعة: ۱۰

۲؎ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی مواقیت الصلوٰۃ

۳؎ اسد الغابة فِی مَعرفة الصحابة جلد ۴ صفحہ ۴ تا ۶ مطبوعہ بیروت ۱۳۷۷ھ